سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

میسرز ہنسور پلائی ووڈ ورکس لمیٹڈ

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس

19 نومبر 1997

[سوہاس سی۔سین اور وی۔این۔کھارے، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ:1961

دفعہ 33، 34(3)(اے)(i)، 155(5)(ii)(اے)اور 154-ترقیاتی چھوٹ محفوظ کرنا۔منافع حصص جاری کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے-اے وائیز 73-1972، 75-1974-کمپنیز کے ترقیاتی چھوٹ کے دعوے کو جائزہ لینے والی اتھارٹی کی طرف سے اجازت دی گئی-اس کے بعد کمپنی نے منافع حصص کے اجراء کے ذریعہ ترقیاتی محفوظ کرنے سے رقم حصص حاصل سرمایہ کھاتے میں منتقل کی-اس کے بعد کمپنی نے منافع حصص کے اجراء کے ذریعہ منافع کی تقسیم کے لئے رقم منتقل کی۔ترقیاتی چھوٹ واپس لینا جائز نہیں ہے۔

درخواست گزار نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت مالی سال 73-1972، 74-1973 اور 75-1974 کے لئے ترقیاتی چھوٹ کا دعویٰ کیا تھا اور اسے منظور کر لیا گیا تھا۔اس کے بعد، تشخیص کرنے والے اتھارٹی نے کمپنی کی بیلنس شیٹ سے نوٹ کیا کہ اس نے منافع حصص کے اجراء کے ذریعہ ترقیاتی چھوٹ سے شیئر کیپٹلائزیشن اکاونٹ میں رقم منتقل کر دی تھی۔جائزہ لینے والی اتھارٹی نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ منافع حصص کا اجراء سرمایہ کاری کے ذریعہ منافع کی تقسیم کے مترادف ہے اور اس لئے کمپنی نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ

155(5)(11)(اے) کی خلاف ورزی کی۔ اس کے مطابق تشخیصی اتھارٹی نے ایکٹ کی دفعہ 154 کے تحت ایک حکم جاری کیا۔

اپیلیٹ اتھارٹی کے ساتھ ساتھ ٹریبونل نے بھی درخواست گزار کے ترقیاتی چھوٹ کے دعوے کو برقرار رکھا۔ تاہم ٹریبونل نے اس معاملے کو اپنی رائے کے لئے عدالت عالیہ کو بھیج دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ منافع حصص کے اجراء کے نتیجے میں منافع کی تقسیم ہوئی اور اس لئے ایکٹ کی دفعہ 34(3)(اے)(آئی) کی قانونی ضرورت کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ لہذا کمپنی کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیلوں کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدی 1.1 : کمپنی کے ذریعہ حاصل کردہ منافع کو منافع کے طور پر تقسیم کیا جاسکتا ہے یا کمپنی کے ذریعہ اس کے ریزرو کے طور پر برقرار رکھا جاسکتا ہے جو کمپنی کے کاموں، عمارتوں اور مشینری کی بہتری کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ کمپنی کو زیادہ منافع کمانے کے قابل بنائے گا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا ہے کہ شیئر ہولڈرز کمپنی کے منافع کمانے کے نظام میں لائی جانے والی بہتری سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اسی طرح، اگر جمع شدہ منافع کو سرمایہ کاری کی جاتی ہے اور کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کو بڑھایا جاتا ہے تو، اس سے کمپنی کو اپنا کاروبار زیادہ منافع بخش طریقے سے کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ اگر حصص کے سرمائے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو شیئر ہولڈرز کو بھی فائدہ ہوگا۔ وہ منافع حصص کے اجراء سے فوری طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن نہ تو منافع کمانے والے آلات میں بہتری کی صورت میں اور نہ ہی کمپنی کے حصص کے سرمائے میں توسیع کی صورت میں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ شیئر ہولڈرز کو کمپنی سے کوئی رقم ملی ہے. (291-ای-جی)

ان لینڈ ریونیو کمشنرز بمقابلہ بلٹ، (1921) اے سی 171 اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بمقابلہ فشرز ایگزیکیٹرز، (1926) اے سی 395 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2۔ درحقیقت، ترقیاتی چھوٹ بحالی کے جمع پر کھڑی رقم کو حصص کے سرمائے کی رقم میں منتقل کرنے میں کمپنی کی طرف سے رقم کی تقسیم شامل نہیں ہے. شیئر ہولڈر کے پاس کمپنی کے ٹیل سے کچھ بھی نہیں نکلتا

ہے۔ترقیاتی چھوٹ ریزرو کے طور پر دکھائی جانے والی پوری رقم کمپنی کے ذریعہ دوسرے اکاونٹ میں برقرار رکھی جاتی ہے۔یہ نہیں کہا جاسکتا کہ منافع حصص کے اجراء سے کمپنی نے اپنا ریزروفنڈ شیئر ہولڈرز میں تقسیم کردیا تھا حالانکہ اس نے پوری رقم شیئر کیپٹل اکاؤنٹ میں اپنے پاس رکھ رکھی تھی۔(291-ایچ؛292-اے-بی)

2.1۔ جب کسی شیئر ہولڈر کو منافع شیئر ملتا ہے تو اس کے پاس موجود اصل حصص کی قیمت گر جاتی ہے۔درحقیقت،شیئر ہولڈر کو اس کے پاس موجود ایک حصص کے بجائے دو حصص ملتے ہیں اور مارکیٹ کی قیمت کے ساتھ ساتھ دونوں حصص کی اندرونی قیمت منافع کے اجراء سے پہلے اصل حصص کی قیمت کے برابر یا تقریباً برابر ہوگی۔[292-جی-ایچ]

کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ڈالمیا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، 52 آئی ٹی آر 567 پر بھروسہ کیا۔

ایسنر بنام ماکومبر،(1920) 252 یو۔ایس۔ 189،کا حوالہ دیا گیا ہے۔

لیڈر انجینئرنگ ورکس بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، 124 آئی ٹی آر 44،ممتاز۔

2.2۔ فوری معاملے میں،نہ تو شکل میں اور نہ ہی مادہ میں،منافع جاری کرنے میں کمپنی کی طرف سے منافع کی کوئی تقسیم کی گئی ہے۔اگر لین دین کی شکل کو نہیں بلکہ مادہ کو دیکھا جائے تو منافع حصص کا اجرا منافع کی سرمایہ کاری کے ''لئے ایک بے ساز وسامان مشینری'' تھا اوشراکت داروں کو منافع کی کوئی تقسیم نہیں تھی۔لہذا،عدالت عالیہ کے ذریعہ ظاہر کردہ نقطہ نظر کو برقرار رکھنا ممکن نہیں ہے کہ اس معاملے کے حقائق میں منافع حصص کا مسئلہ کمپنی کے جمع شدہ منافع کی تقسیم کے مترادف ہے جسے ترقیاتی چھوٹ ریزروفنڈ کے طور پر دکھایا گیا ہے۔

ان لینڈ ریونیو کے کمشنر بمقابلہ فشر کے ایگزیکیٹرز،[1926] اےسی 395،کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1988 کی دیوانی اپیل نمبر 42-140۔

1986 کے ایس سی ایل اے پی نمبر 133-131 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 18.9.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے گوپال جین اور مکل مدگل۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جے۔رام مورتی ٹی۔سی۔شرما، این۔کے۔اگروال اور بی۔کے۔پرساد۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

سین، جسٹس۔ درخواست گزار ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ 73-1972، 74-1973 اور 75-1974 کے تخمینے کے سال شامل ہیں۔مذکورہ تشخیصی سالوں کے سلسلے میں درخواست گزار کی جانب سے جانچ اتھارٹی کے سامنے جمع کرائے گئے آمدنی کے گوشواروں میں انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 33 (اس کے بعد 'ایکٹ' کے نام سے جانا جاتا ہے) کے تحت ترقیاتی چھوٹ کے الاونس کا دعویٰ کیا گیا تھا۔تشخیصی اتھارٹی نے کمپنی کی طرف سے کیے گئے دعوے کی اجازت دی۔اس کے بعد۔ جانچ کرنے والی اتھارٹی نے اپیل کنندہ کمپنی کی بیلنس شیٹ سے نوٹ کیا کہ کمپنی نے منافع حصص کے اجراء کے ذریعہ ترقیاتی چھوٹ ریزرو سے شیئر کیپٹلائزیشن اکاونٹ میں رقم کی منتقلی کی تھی۔جائزہ لینے والے اتھارٹی نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ منافع حصص کا اجراء سرمایہ کاری کے ذریعے منافع کی تقسیم کے مترادف ہے اور اس طرح تشخیصی اتھارٹی کا خیال تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 155(5)(2)(اے) کی شق کا اطلاق فوری معاملے پر ہوتا ہے، کیونکہ ترقیاتی چھوٹ ریزرو کو منافع یا منافع کے ذریعہ تقسیم کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔اس کے مطابق تشخیصی اتھارٹی نے ایکٹ کی دفعہ 154 کے تحت ایک حکم جاری کیا جس میں پہلے دی گئی ترقیاتی چھوٹ کے دعوے کو واپس لے لیا گیا۔

کمپنی اپیل پر آگے بڑھ گئی۔اپیلیٹ اتھارٹی نے اس کی اپیل منظور کرلی۔ترقیاتی چھوٹ کے لئے اپیل کنندہ کا دعوی برقرار رہا۔

ریونیو کی اپیل پر اپیلیٹ ٹربیونل نے فسٹ اپیلیٹ اتھارٹی کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ منافع حصص کے اجراء میں منافع یا منافع کے ذریعہ کوئی تقسیم نہیں کی گئی تھی۔

اس کے بعد انکم ٹیکس کمشنر کی درخواست پر۔ قانون کے مندرجہ ذیل سوالات عدالت عالیہ کو بھیجے گئے تھے:

(الف) کیا حقائق اور حالات کی بنیاد پر آئی ٹی اے ٹی کا یہ کہنا درست ہے کہ ترقیاتی چھوٹ ریزرو میں سے منافع حصص کا اجرا دفعہ 34(3)(اے)(i) اور دفعہ 155(5)(ii)(اے) کے معنی کے تحت منافع کی تقسیم کے مترادف نہیں ہے؟

(ب) کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں آئی ٹی اے ٹی کا یہ کہنا درست ہے کہ آئی ٹی او ترقیاتی چھوٹ واپس لینے کا جواز نہیں رکھتا؟

عدالت عالیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34(3)(اے)(i) اور دفعہ 155(5)(ii)(اے) کی دفعات کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ منافع حصص کے اجراء کے نتیجے میں منافع کی تقسیم ہوئی اور اس لئے ایکٹ کی دفعہ 34(3)(اے)(i) کی قانونی ضرورت کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے دونوں سوالوں کا جواب نفی میں اور ریونیو کے حق میں دیا۔ ٹیکس دہندہ اس عدالت میں اپیل پر آیا ہے۔

اس ایکٹ کی دفعہ 33 کا تعلق نئے جہاز یا نئی مشینری کے حوالے سے ترقیاتی چھوٹ کے الاونس سے ہے، بشرطیکہ اسے مکمل طور پر اس کے ذریعے کیے جانے والے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا ہو۔ الاونس کئی شرائط کے تحت دیا جاتا ہے۔ ہمیں اس معاملے میں دفعہ 34 میں طلوع فجر کی شرط پر تشویش ہے، جو درج ذیل ہے:

"34(3)(اے) دفعہ 33 میں مذکور کٹوتی کی اجازت اس وقت تک نہیں دی جائے گی جب تک کہ ترقیاتی چھوٹ کے 75 فیصد کے مساوی رقم متعلقہ پچھلے سال کے منافع ونقصان کے اکاونٹ میں ڈیبٹ نہ کی جائے اور اگلے آٹھ سال کی مدت کے دوران ٹیکس دہندگان کے ذریعے اس کے کاروبار کے مقاصد کے لئے استعمال کیے جانے والے ریزرو اکاؤنٹ میں جمع نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ-

(i) تقسیم یا منافع کے ذریعے تقسیم کرنا۔

دفعہ 155(5)(ii)(اے) جو اس معاملے میں بھی متعلقہ ہے وہ درج ذیل ہے:

(5) جہاں ترقیاتی چھوٹ کے ذریعے کسی ٹیکس دہندگان کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 (1922 کی گیارہویں) کی دفعہ 33 کے تحت کسی بھی تشخیصی سال میں 31 دسمبر 1957 کے بعد نصب کی گئی مشینری کے سلسلے میں ترقیاتی چھوٹ کے ذریعے مکمل یا جزوی طور پر الاونس دیا گیا ہو۔

(i) xx xx xx xx xx xx

(ii) دفعہ 34 کی ذیلی دفعہ (3) میں مذکور آٹھ سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے کسی بھی وقت، ٹیکس دہندہ اس ذیلی دفعہ (اے) کی شق (اے) کے تحت ریزروا اکاونٹ میں جمع کی گئی رقم کو منافع یا منافع کے ذریعہ تقسیم کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ٹیکس دہندگان نے دفعہ 33، دفعہ 34(3)(اے) کے تحت کٹوتی کا فائدہ اٹھانے کے لئے ترقیاتی چھوٹ فنڈ تشکیل دیا ہے، جو ٹیکس دہندہ کو اپنے کاروبار کے مقصد کے لئے فنڈ میں جمع کی گئی کسی بھی رقم کو استعمال کرنے سے نہیں روکتا ہے لیکن وہ اس رقم کو" منافع یا منافع کے ذریعہ تقسیم" کے لئے آٹھ سال تک استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ اگر انکم ٹیکس افسر کو پتہ چلتا ہے کہ ٹیکس دہندگان نے ریزرو فنڈ میں سے کسی بھی رقم کو منافع یا منافع کے ذریعہ تقسیم کرنے کے لئے استعمال کیا ہے تو وہ دفعہ 155 کے تحت کارروائی کر کے دفعہ 33 کے تحت دیا گیا الاؤنس واپس لے سکتا ہے۔

اس معاملے میں ایسا کوئی الزام نہیں ہے کہ ٹیکس دہندگان نے فنڈ کے کریڈٹ میں موجود رقم میں سے کوئی منافع تقسیم کیا ہے۔ لیکن ٹیکس دہندگان نے منافع حصص جاری کیے اور اس مقصد کے لئے فنڈ کے کریڈٹ میں موجود رقم شیئر کیپیٹل اکاونٹ میں منتقل کر دی، سوال یہ ہے کہ کیا ان حالات میں منافع حصص کا اجرا منافع کی تقسیم کے مترادف ہو گا۔

اس سوال کا جواب آسان نہیں ہے۔ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ شیئر ہولڈرز کو منافع حصص کے اجراء میں دوہرا آپریشن شامل ہوتا ہے جس کے ذریعہ ریزروفنڈ سے شیئر ہولڈرز کو رقم جاری کی جاتی ہے لیکن کمپنی کی طرف سے برقرار رکھا جاتا ہے اور منافع حصص کی ادائیگی میں لاگو کیا جاتا ہے جو مکمل طور پر ادا شدہ کے طور پر جاری کیے گئے تھے۔شیئر ہولڈرز کو منافع حصص کے لئے ادائیگی کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور شیئر ہولڈرز کی طرف سے متوقع ادائیگی کمپنی کے ریزروفنڈ سے حصص اور سرمائے کے اکاونٹ میں لی جاتی ہے۔درحقیقت، شیئر ہولڈرز نے منافع حصص کی فیس ویلیوادا کردی ہے۔یہ کمپنی کی طرف سے جمع شدہ منافع کو نقد میں تقسیم کرنے کے مساوی تمام ارادوں اور مقاصد کے لئے تھا۔

دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ جب منافع حصص جاری کیے جاتے ہیں تو حصص کی ظاہری قیمت کے برابر رقم شیئر ہولڈرز کی طرف سے وصول نہیں کی جاسکتی ہے۔منافع حصص کا اجراء صرف کمپنی کے منافع کی سرمایہ کاری کے سوا کچھ نہیں تھا جس کے سلسلے میں شیئر ہولڈرز کو سرٹیفکیٹ جاری کیے جاتے ہیں اور انہیں ریزرو کی رقم میں حصہ لینے کا حق دیا جاتا ہے لیکن صرف سرمائے کے حصے کے طور پر۔

منافع حصص کے اجراء کے طریقہ کار اور اثرات کی وضاحت انگریزی عدالتوں نے متعدد معاملات میں کی ہے۔

ان لینڈ ریونیو کمشنرز کے معاملے میں لارڈ ہلڈن بلٹ، (1921) اے سی 171 منعقد ہوا۔

" مائی لارڈز، میں نے جو وجوہات پیش کی ہیں ان کی بناء پر میرے خیال میں اصولی طور پر یہ ایک عام جوائنٹ سٹاک کمپنی کے اختیار میں ہے کہ وہ پوری دنیا کے خلاف حتمی طور پر فیصلہ کرے کہ آیا وہ اپنے شیئر ہولڈرز کو آمدنی کے طور پر تقسیم سے حاصل ہونے والے منافع کو روک دے گی اور متبادل کے طور پر انہیں تقسیم نہیں کرے گی۔لیکن ان کا اطلاق سرمائے کی رقم کی ادائیگی میں کریں جو شیئر ہولڈرز غیر جاری شدہ حصص لینے کا انتخاب کرتے ہیں بصورت دیگر ان کا حصہ ڈالنا پڑے گا۔اگر ایسا کیا جاتا ہے تو، اس طرح لاگو ہونے والی رقم سرمایہ ہے اور کبھی بھی شیئر ہولڈر کے ہاتھوں میں منافع نہیں بن جاتی ہے۔ٔخر الذکر کو جو ملتا ہے وہ بلاشبہ ایک قیمتی چیز ہے۔لیکن یہ کمپنی میں اضافی حصص سرٹیفکیٹ کی نوعیت کی چیز ہے۔

اس معاملے میں، وسکاونٹس ہالڈن، فنلے اور کیف نے کہا کہ حصص کی فیس ویلیو کے برابر رقم کو شیئر ہولڈرز کی طرف سے وصول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس لارڈ ڈونیڈن اور لارڈ سمنر نے اس کے برعکس رائے اختیار کی تھی کہ لفظ "کیپیٹلا ئزیشن" کسی حد تک دھندلا تھا اور جو رقم "سرمایہ کاری کی گئی تھی اسے شیئر ہولڈرز کو ادا کیا جانا چاہئے تھا۔

ان لینڈ ریونیو کے کمشنر بمقابلہ فشرز ایگزیکیوٹرز (1926) اے سی 395 کے معاملے میں، وسکاونٹ کیف نے ایک ایسی کمپنی کا معاملہ نمٹا جس کے پاس بڑے پیمانے پر غیر تقسیم شدہ منافع تھا۔ اس نے ان منافعوں کا ایک حصہ سرمایہ کاری کرنے اور اسے عام حصص داروں میں پانچ فیصد ڈبینچر اسٹاک کی شکل میں منافع کے طور پر تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسٹاک کو باقاعدہ طور پر جاری کیا گیا تھا، اس شرط کے ساتھ کہ کمپنی ایک مخصوص وقت کے بعد اور مخصوص واقعات میں اسٹاک کو واپس لے سکتی ہے۔ فیصلہ کے لئے جو سوال سامنے آیا وہ یہ تھا کہ کیا ڈبینچر اسٹاک کی شکل میں ادا کیا جانے والا منافع شیئر ہولڈرز کے ہاتھوں میں آمدنی تھی اور لہذا ، سپر ٹیکس کا ذمہ دار تھا۔ ویسکاونٹ غار کا انعقاد:

" پورا لین دین منافع کی سرمایہ کاری کے لئے "ننگی مشینری" تھا اور اس میں آمدنی یا سرمائے کے طور پر اثاثوں کو جاری نہیں کیا گیا تھا۔

اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے، وسکاونٹ غار نے بلٹ کے معاملے میں آخر کار لارڈ کے مندرجہ ذیل مشاہدے پر بھروسہ کیا:

انہوں نے کہا کہ ان لین دین کا عمومی دائرہ کار اور اثر متنازعہ ہے۔ منافع کے لئے دستیاب رقم کو برقرار رکھنے سے کمپنی کے سرمائے میں اضافہ ہوا..... سرمائے میں اضافے کے لئے منافع کے لئے دستیاب رقم کا استعمال کمپنی کو ایک بڑے اور زیادہ منافع بخش کاروبار کو جاری رکھنے کے قابل بنائے گا، جس سے بڑے منافع کی توقع کی جاسکتی ہے۔ تاہم، اس کا فائدہ مستقبل میں ہونا تھا. جہاں تک موجودہ کا تعلق ہے تو جمع شدہ منافع میں سے کوئی منافع نہیں تھا : یہ کمپنی کے سرمائے کو بڑھانے کے لئے وقف تھے. کمپنی کے پاس وہ کرنے کی طاقت تھی جو وہ کسی سے بھی

پسند کرتا تھا۔منافع جو اس سے حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ جمع شدہ منافع کو کمپنی کے کاموں اور عمارتوں اور مشینری کی بہتری میں خرچ کرسکتا ہے۔ان بہتریوں سے کاروبار میں زبردست اضافہ اور منافع میں اضافہ ہوسکتا ہے جس سے ہر شیئر ہولڈر کو فائدہ ہوگا لیکن یقیناً ایک لمحے کے لئے بھی یہ دلیل نہیں دی جاسکتی ہے کہ اس طرح کا فائدہ اسے اس کے سلسلے میں سپر ٹیکس کا ذمہ دار بنا دے گا۔فائدہ آمدنی کی نوعیت میں نہیں ہوگا، اور سپر ٹیکس صرف آمدنی پر لگایا جاسکتا ہے۔

ہمارے خیال میں لارڈ فنلے کا بیان کردہ اصول واقعی اس معاملے میں اٹھائے گئے تنازعہ کو حل کرتا ہے۔کمپنی کے ذریعہ حاصل کردہ منافع کے طور پر تقسیم کیا جاسکتا ہے یا کمپنی کے ذریعہ اس کے ریزرو کے طور پر برقرار رکھا جاسکتا ہے جو کمپنی کے کاموں، عمارتوں اور مشینری کی بہتری کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ کمپنی کو زیادہ منافع کمانے کے قابل بنائے گا۔اس میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا ہے کہ شیئر ہولڈرز کمپنی کے منافع کمانے کے نظام میں لائی جانے والی بہتری سے فائدہ اٹھائیں گے۔اسی طرح، اگر جمع شدہ منافع کو سرمایہ کاری کی جاتی ہے اور کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کو بڑھایا جاتا ہے تو، اس سے کمپنی کو اپنا کاروبار زیادہ منافع بخش طریقے سے کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔اگر حصص کے سرمائے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو شیئر ہولڈرز کو بھی فائدہ ہوگا۔وہ منافع حصص کے اجراء سے فوری طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔لیکن نہ تو منافع کمانے والے آلات میں بہتری کی صورت میں اور نہ ہی کمپنی کے حصص کے سرمائے میں توسیع کی صورت میں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ شیئر ہولڈرز کو کمپنی سے کوئی رقم ملی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں دونوں صورتوں میں فائدہ ہوا ہو۔لیکن اس فائدے کو کمپنی کے کسی بھی ریزرو فنڈ کے کریڈٹ پر کھڑی رقم کو اس کے شیئر ہولڈرز کو تقسیم کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔

درحقیقت ڈیولپمنٹ چھوٹ ریزرو کے کریڈٹ پر کھڑی رقم کو شیئر کیپیٹل اکاونٹ میں منتقل کرنے میں کمپنی کی طرف سے رقم کی تقسیم شامل نہیں ہے۔شیئر ہولڈر کے پاس کمپنی کے ٹیل سے کچھ بھی نہیں نکلتا ہے۔ترقیاتی چھوٹ ریزرو کے طور پر دکھائی جانے والی پوری رقم کمپنی کے ذریعہ دوسرے اکاونٹ میں برقرار رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ منافع حصص کے اجراء سے کمپنی نے اپنا ریزرو فنڈ شیئر ہولڈرز میں تقسیم کردیا تھا حالانکہ اس نے پوری رقم شیئر کیپیٹل اکاؤنٹ میں اپنے پاس رکھ رکھی تھی۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار بمقابلہ ڈالمیا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، 52 آئی ٹی آر 567، ہدایت اللہ، جے (جیسا کہ اس وقت ان کی لارڈ شپ تھی) کے معاملے میں منافع حصص کی ویلیوایشن کے سوال سے نمٹتے ہوئے انہوں نے بلٹ کے کیس (سپرا) کا حوالہ دیتے ہوئے لارڈ ڈونیڈن اور لارڈ سمنر کے اختلافی نقطہ نظر کو ترجیح دی۔ منافع حصص کے اجراء کے اثرات کے بارے میں ہدایت اللہ، جسٹس نے کہا کہ "کمپنی میں استعمال ہونے والا فلوٹنگ کیپیٹل جو پہلے سبسکرائب شدہ سرمائے پر مشتمل تھا اور ذخائر اب کمپنی کا سبسکرائب شدہ سرمایہ بن جاتا ہے"۔ شیئر ہولڈرز کے ہاتھوں میں سرٹیفکیٹ جائیداد تھے جن سے مستقبل میں آمدنی حاصل کی جائے گی۔

جے ڈالمیا کے کیس میں ہدایت اللہ نے امریکہ کی سپریم کورٹ کے فیصلے کے ایک اقتباس کا بھی حوالہ دیا۔ ماکومبر (1920) 252 امریکہ:189

"اسٹاک ڈیویڈنڈ واقعی کارپوریشن کی جائیداد سے کچھ نہیں لیتا ہے، اور شیئر ہولڈرز کے مفادات میں کچھ بھی شامل نہیں کرتا ہے. اس کی جائیداد کم نہیں ہوئی ہے، اور ان کے مفادات میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے... ہر شیئر ہولڈر کا متناسب مفاد یکساں رہتا ہے۔ تبدیلی صرف ان شواہد میں ہے جو اس دلچسپی کی نمائندگی کرتے ہیں کہ نئے حصص اور اصل حصص ایک ساتھ وہی متناسب مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں جو نئے حصص کے اجراء سے پہلے پیش کیے گئے تھے....... مما لیہ میں، کارپوریشن غریب نہیں ہے اور اسٹاک ہولڈر پہلے سے زیادہ امیر نہیں ہے....... اگر مدعی نے تبدیلی سے کوئی چھوٹا سا فائدہ حاصل کیا ہے، یہ یقینی طور پر £ 417,450 کا فائدہ نہیں تھا جس پر اس پر ٹیکس لگایا گیا تھا.... ہوا یہ ہے کہ مدعی کے پرانے سرٹیفکیٹ کو عملی طور پر تقسیم کر دیا گیا ہے اور نئے کی قیمت کی حد تک قیمت میں کمی آئی ہے۔

جب کسی شیئر ہولڈر کو منافع شیئر ملتا ہے تو اس کے پاس موجود اصل حصص کی قیمت گر جاتی ہے۔ درحقیقت، شیئر ہولڈر کو اس کے پاس موجود ایک حصص کے بجائے دو حصص ملتے ہیں اور مارکیٹ کی قیمت کے ساتھ ساتھ دونوں حصص کی اندرونی قیمت منافع کے اجراء سے پہلے اصل حصص کی قیمت کے برابر یا تقریباً برابر ہوگی۔

مندرجہ بالا مختلف فیصلوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منافع حصص کا اجراء کسی کمپنی کے جمع شدہ منافع کی تقسیم کے مترادف نہیں ہے۔شیئر ہولڈرز جمع شدہ منافع کی سرمایہ کاری کے عمل سے کچھ فائدہ حاصل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی، اس کے اصل حصص کی قیمت گر جاتی ہے۔کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملے میں ٹیکس دہندگان کمپنی نے منافع حصص جاری کرتے وقت اپنے ڈیولپمنٹ چھوٹ ریزرو فنڈ کا کوئی حصہ تقسیم کیا تھا۔ترقیاتی چھوٹ ریزرو کے کریڈٹ پر جمع شدہ منافع کو کمپنی نے برقرار رکھا ہے۔یہ رقم شیئر کیپیٹل اکاونٹ میں منتقل کر دی گئی ہے۔اگر ایسا نہ کیا جاتا تو شیئر ہولڈرز کے پاس موجود حصص کی اندرونی قیمت زیادہ ہوتی۔منافع حصص کے اجراء کے بعد، اصل حصص کی اندرونی قیمت میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔کمپنی کا جمع شدہ منافع کسی نہ کسی اکاؤنٹ میں کمپنی کے پاس رہا ہے۔

ریونیو کی جانب سے ہماری توجہ لیڈر انجینئرنگ ورکس بمقابلہ کیس کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ کمشنر آف انکم ٹیکس، امرتسر ایچ 124 آئی ٹی آر 44۔ یہ پارٹنرشپ فرم کا معاملہ تھا۔ترقیاتی چھوٹ ریزرو اکاونٹ کے کریڈٹ پر کھڑی رقم کو ڈیبٹ کیا گیا تھا اور پارٹنرشپ اکاونٹ میں شراکت داروں کے کیپٹل اکاونٹس کو اسی طرح جمع کیا گیا تھا۔یہ خیال کیا گیا تھا کہ ترقیاتی چھوٹ ریزروا اکاونٹ کی شناخت مکمل طور پر غائب ہو گئی تھی۔اس ریزرو کے کریڈٹ پر کھڑی رقم شراکت داروں کے اختیار میں رکھی گئی تھی جو اپنے مقاصد کے لئے اسے واپس لینے کے لئے آزاد تھے۔اس صورت میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ شراکت داروں کے انفرادی اکاونٹ میں ترقیاتی چھوٹ ریزرو کے کریڈٹ پر کھڑی رقم کی منتقلی منافع کی تقسیم کے مترادف ہے۔ ہم یہ دیکھنے میں ناکام ہیں کہ یہ فیصلہ اس معاملے کے حقائق میں ریونیو کی کس طرح مدد کرتا ہے۔شیئر ہولڈرز کمپنی کے شیئر کیپیٹل اکاونٹ سے کوئی رقم نکالنے کے حقدار نہیں ہیں۔ڈیولپمنٹ چھوٹ ریزرو کے کریڈٹ پر کھڑی رقم کمپنی کے ذریعہ دوسرے اکاونٹ میں برقرار رکھی جاتی ہے۔ایک شیئر ہولڈر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ کمپنی کے حصص کے سرمائے کا کوئی حصہ اس کا ہے یا اس کا استعمال نہیں کر سکتا ہے۔

لین دین کی حقیقت کے بارے میں بھی سوال اٹھایا گیا تھا۔تاہم، اس معاملے کا فیصلہ قانون کی زبان کی بنیاد پر کیا جانا چاہئے۔ترقیاتی چھوٹ فنڈ سے کوئی تقسیم نہیں کی گئی ہے۔اگر قانون کو مختلف الفاظ میں بیان کیا جاتا تو نتیجہ مختلف ہو سکتا تھا لیکن ہمیں قانون کو ویسے ہی لینا ہوگا جیسا کہ یہ ہے اور کسی اور معنی میں نہیں۔مزید برآں، جیسا کہ فشر کے معاملے میں لارڈ سمنر نے نشاندہی کی تھی کہ خواہشات اور ارادے ایسی چیزیں ہیں جن کے

بارے میں ایک کمپنی نااہل ہے ۔ یہ اس کے شیئر ہولڈرز اور افسران کی ذہنی کارروائیاں ہیں ۔کمپنی کا واحد ارادہ ایسا ہے جو اس کی کارروائی میں ظاہر ہوتا ہے یا لازمی طور پر اس کی پیروی کرتا ہے ۔ یہ کہنا شاید ہی کوئی تضاد ہے کہ کسی کمپنی کی قراردادوں اور آلات کی شکل ان کا مادہ ہے ۔

اس معاملے میں ، نہ تو شکل میں اور نہ ہی مادہ میں ، منافع جاری کرنے میں کمپنی کی طرف سے منافع میں کوئی کمی آئی ہے ۔ اگر لین دین کی شکل کو نہیں بلکہ مادہ کو دیکھا جائے تو منافع حصص کا اجراء رولٹ ، جے کی زبان میں منافع کی سرمایہ کاری کے لئے ایک بے ساز و سامان مشینری" تھا اور شیئر ہولڈرز کو منافع کی کوئی تقسیم نہیں تھی ۔

ہم عدالت عالیہ کے اس نقطہ نظر کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں کہ اس معاملے کے حقائق میں منافع حصص کا اجراء کمپنی کے جمع شدہ منافع کی تقسیم کے مترادف ہے جسے ترقیاتی چھوٹ ریزرو فنڈ کے طور پر دکھایا گیا ہے ۔ اپیلوں کی منظوری دی گئی ہے ۔ اپیل کے تحت فیصلہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے ۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا ۔

آر کے ایس

اپیل منظور کی جاتی ہے ۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document